السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حنفی ولاالدالین اور اہل حدیث ولاالضالین پڑھتے ہیں۔ کس کا پڑھنا صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ضاد کو مشابہ ظاہر پڑھنے کا حکم کتابوں میں لکھا ہے۔ مشابہ دال پڑھنے کا نہیں مشابہ دال پڑھنے سے معنی الٹ جاتے ہیں۔ یعنی رائی دکھانے والے اور اصل میں اس کے معنی ہیں گمراہ۔ (21 اپریل 1916ء

استفتاء بابت تحقیق حرف ضاد۔

حضرات علماء کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ عام طور سے بعض جگہ ضاد کو مشابہ بمخرج دال پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ رضی اللہ کو ردی اللہ۔ ولاالضالین کو ولاالدالین اور عید الاضحیٰ کو عید الدحیٰ وغیرہ۔ مگر اکثر مقامات پر ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں۔ مثلاماہ رمضان کو رمدان۔ حضرت کو حدرت اور مرض کو مرد وغیرہ نہیں کہتے رضی اللہ عنہ کو ردی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تو معنی بھی بدل جاتے ہیں رد کا معنی انکار کرنا۔ پھیرنا۔ منسوخی وغیرہ کے ہیں۔ اگرچہ اس سے یہ معنی نہیں لیتے مگر ظاہر میں ردی اللہ عنہ کہنا کریہہ ہے۔

الجواب۔ یہ صحیح ہے کہ حرف ضاد کو دال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ وہ ظا کے ساتھ اپنی اکثر صفات میں مشابہ ہے۔ مگر ظا سے بھی وہ جداگانہ حقیقت رکھتا ہے پس جو شخص اس کو خالی ظا پڑھے۔ وہ اور جو شخص خالی دال پڑھے وہ دونوں تبدیل حرف کے مرتکب ہیں۔ اور جو شخص ضاد کے ادا کرنے کے قصد سے پڑھے۔ اور اس کی آواز دال کی پُر کی نکلے۔ یا ظا کے مشابہت نکلے ان دونوں کی نماز صحیح ہوگی۔ اور ظا کے مشابہ پڑھنے والا اقرب الی الصحہ ہوگا۔ اور خالص دال کی آواز سے ادا کرنا غلط ہے۔ دال پر جس آواز کو ہم نے کہا ہے۔ وہ ضاد کی بگڑی ہوئی آواز ہے۔ کیونکہ دال میں فی حد ذاتہ تفخیم نہیں ہوتی۔ (محمد کفایت اللہ عفی عنہ دہلی

الجواب۔ یہ مسئلہ فن تجوید کے اعتبار سے تو بہت اہم ہے۔ لیکن فساد صلواۃ یا عدم فساد صلواۃ کے لحاظ سے اس قدر اہم نہیں ہے۔ جس قدر کے آجکل لے لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس نماز کے ہونے نہ ہونے کو اس مسئلہ پر موقوف کرنا تجوید کے مسئلہ کو فقہی بحث میں لاڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ ضاد اصل حقیقت کے اعتبار سے تو آواز ظا کے مشابہ ہے۔ دال کے مشابہ نہیں۔ لیکن جو شخص سعی اور کوشش کے باوجود اس حرف کو صحیح ادا کرنے پر قادر نہ ہوسکے۔ نماز اس کی بہر حال ہوجائے گی۔ فقط واللہ اعلم۔ (بندہ محمد یوسف عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی)

(الجمیعۃ دہلی 16 مارچ سنہ رواں۔ اہل حدیث 22 محرم 1357 ہجری)

مذید تشریح

از قلم حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی شیہنیاں ضلع بستی۔

قراء تجوید اور ماہرین تعریف نے حرف ''ض'' کو مشتبہ الصوت بالظاء یا مشتبہ الصوت بالدال ہونے کے متعلق جو تحقیق انیق ارقام فرمائی ہے۔ اس کا ایک ملخص ہم ناظرین کی دلچسپی کےلئے زیل میں درج کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ لقمق وامعان سے دیکھ کر مذہب منصور کے حق میں تعصب سے الگ ہو کر صحیح فیصلہ کیا جائے۔

مخارج حروف ثلاثہ

سب سے پہلے ہم ض۔ ظ۔ د۔ ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو بطریق لف ونشر الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی باہمی مشابہت ومناسبت اور اتحاد تلفظ وتقارب فی السمع پر روشنی ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ۔

حرف ضاد کے متعلق علامہ قاضی ناصر الدین البیضاوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والضاد من اصل حافة للسان وما یلیھا من الاضراس

یعنی ضاد کا مخرج زبان کا پورا کنارہ ایئں یا بائیں طرف کی داڑھ ہے۔ نیز رضی وشافیہ او کتب تجوید میں بھی مرقوم ہے۔

الضاد المعجمۃ من اول حافۃ اللسان وما یلیہ من الاضراس من الجانب الایسر وقیل من الایمن کذا فی التقان

رئیس المتکلمین علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

مخرج الضاد من حافۃ للسان وما یلیھا من الاضراس

علامہ جار اللہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ بھی تفسیر کشاف میں یہی لکھتے ہیں۔

مخرج الضاد من اصل حافۃ للسان وما یلیھا من الاضراس

اور حرف ظ کے مخرج کے متعلق اتقان میں ہے۔ یعنی صرف ظ کا مخرج اوپر کے دونوں دانتوں ثنایا۔ علیا۔ اور زبان کی نوک ہے۔ اور صرف د کے متعلق اسی اتقان میں یوں ہے۔

وللطاء والدال والتاء من طرفہ واصول الثناء العلیا مصعدا الی العنک الخ

یعنی دال کا مخرج زبان کی نوک اور اوپر کے دونوں دانتوں ثنایا علیا کی جڑ ہے۔

صفات حروف ثلاثہ

ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو جان لینے کے بعد ان کے اوصاف وصفات کی تشریح کیجاتی ہے۔ تاکہ ان کی باہمی مناسبت ومشابہت کا مسئلہ آئندہ واضح ہوجائے۔ حرف ض کی صفات کے تعلق کتب تجوید میں لکھا ہے۔

الرخاوۃ والجہر والاستعلاء والاطباق والتفخیم والاستطالۃ والاصمات من صفات الضاد المعجمۃ والتفشی عند البعض ایضا کذا فی جہد المقل

یعنی رخاوت جہر استعلاء اطباق تفخیم استطالت اصمات اور عند لبعض تفشی بھی ہے۔ نیز بعض کتب تجوید میں ض کی صفات میں سے سکون کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ اور حروف ظا کی صفات کے متعلق علامہ محمد مرعشی لکھتے ہیں۔

الاصمات والجہر الرخاوۃ والاستعلاء والاطباق والتفخیم من صفات الظاء المعجمۃ کذا فی جہد المقل وشرحہ وفی منہاج النشر اسکون ایضا

یعنی اصمات۔ جہر۔ رخاوت۔ استعلاء۔ اطباق۔ تفخیم۔ سکون حرف ظاء کی صفتیں ہیں نیز اسی کتاب میں صفات دال کے متعلق یوں مرقوم ہے۔

القلقلۃ والشدۃ والاصمات والانفتاح والتوفیق والاستعفال من صفات الدال المہولۃ

یعنی۔ قلقلہ۔ شدت۔ اصمات۔ انفتاح۔ ترفیق۔ استفال۔ دال کی صفات ہیں۔

مشابہت حروف ثلاثہ

اوصاف وصفات حروف ثلاثہ بیان کرنے کے بعد حرف ض وظ۔ کے تشابہہ واشتراک فی الصفات کے متعلق ہم ذیل میں علماء تجوید کی تحقیق نقل کرتے ہیں۔

الضاد والظاء اشترکا صفۃ جہر اور رخاوۃ واستعلاء والنفردت الضاد بالاستطالۃ کذا فی الاتقان

یعنی ض وبجز استطالۃ کے باقی تمام صفات میں متحد ہیں۔ علامہ موصلی حنبلی نے شرح شاطبیہ میں لکھا ہے۔

ان الضاد والظاء والذال متشابہۃ فی السمع والضاد لا تفترق عن الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولاہما لکانت احداہما عین الاخری

یعنی ضاد وظائے وذال مشابہۃ الصوت ہیں۔ اور ضاد وظائے کے اندر اگر مخرج حقیقی ار استطالۃ کا فرق نہ ہوتا۔ تو دونوں عین ہوتے۔ اسی مشابہت کو علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں یوں فرماتے ہیں۔

وبیان المشابہۃ من وجوہ الاول انہما من حروف المجہورۃ والثانی انہا من الحروف الرخاوۃ والثالث انہا من الحروف المطبقۃ الخ

نیز علامہ محمد بن جزری لکھتے ہیں۔

والناس یتفاوتون فی النطق بالضاد فمنہم من یجولہ ظاء لان الضاد یشارک الظاء فی صفاتہا کلہا ویزید علی الظاء بالاستطالۃ ولولا استطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وہم اکثر الشامیین وبعض اہل المشرق

یعنی لوگ حرف ضاد کی ادائیگی میں مختلف ہیں۔ بعض لوگ ضاد کو ضائع پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اکثر صفات میں شریک ہے۔ اگر استعالت اور اختلاف مخرجین کا فرق نہ ہوتا تو ضاد وعین ظائے ہوجاتا۔ اکثر شامیوں اور اہل شرق کا یہی مذہب ہے۔ قصیدہ جزیہ میں بھی اسی ہی مشابہت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

واضاد باستطالۃ ومخرج میز عین الظاء وکلہا تجی

عبارات منقولہ بالااور حروف ثلاثہ کی صفات سے کالشمس فی نصف النہار واضح ہوگیا۔ کہ حرف ضاد وظوئے دونوں آٹھ نوصفات میں متحد ہیں لیکن حرف ضاد ودال میں کوئی مناسبت ومشابہت نہیں بلکہ ان میں تبائن ہے۔ ان دونوں کے اوصاف پر غور کیجئے۔ ضاد میں رخاوت ہے۔ تو دال میں شدت ضاد ساکنہ ہے دال قلقلہ ہے۔ ضاد مطبقہ ہے۔ دال منفتحہ۔ ضاد مستعلیہ ہے۔ دال مستفلہ ضاد میں تفخیم ہے۔ دال میں ترقیق ضاد مستطیلہ ہے دال آنی۔ ضاد میں تفشی ہے دال میں عدم تفشی۔

اہل لسان اور فقہاء

اس مشابہت وتضاد کے بیان کرنے کے بعد اب ہم اہل لسان اور فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں۔تاکہ واضح ہوجائے کہ ضاد کو مشتبہ الصوت بالظاء پڑھنا چاہیے۔ یا بالدال مشہور ومعروف مورخ ابن خلکان اپنی تاریخ میں زیر ترجمہ ابن الاعرابی لغوی لکھتے ہیں۔

وکان (اي ابن الاعرابی) یقول جائز فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضماد والظاء فلا یخطی من یجعل ہذہ فی موضع ہذہ وینشد

الی اللہ اشکومن خلیل اوده ثلاث خلال کلہا لی غائض

بالضا ویقول ہکذا سمعتہ من فصحاء العرب

یعنی ابن الاعرابی کہتے تھے کہ کلام عرب میں ضاد کو ضوئے کی جگہ میں اور ضوئے کو ضاد کی جگہ میں پڑھنا چاہیے۔ جو شخص ایسا کرے خاطی نہ ہوگا۔ پھر اس شعر کو پڑھتے جس میں ظوئے کی جگہ ضاد پڑھنا فصحاء عرب سے ثابت ہوتا ہے۔ نیز علامہ محمد بن محمد جذری لکھتے ہیں۔

وحکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغایرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقافی جمیع کلامہم وہذاا قریب وفیہ توسع للعامۃ کذافی التمہید للجزري

یعنی بعض اہل عرب ضاد کو مطلقا ظوے ہی پڑھتے ہیں نیز علامہ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابدال الضاد ظائ وھی لغۃ اکثر اھل العرب الخ یعنی ضاد کو ضوے سے بدلنا اکثر اہل عرب کی لغت سے ثابت ہے۔ اسی مفھوم کی تائید فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں۔ فتاوی قاضی خان میں ہے۔

لو قراا الضالین بالظاء اوالزال لا تفسد صلوتہ ولو قرء بالدالین تفسد صلوۃ

اگر ضالین کو الظالین یا الذالین ظوئے اور ذال کے ساتھ پڑھے۔ تو نماز ہوجائے گی۔ اور اگر الدالین دال کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ تفصیل کےلئے بزازیہ درمختار۔۔ عالمگیریہ۔ خلاصۃ الفتاوی۔ غنیۃ المنتلی۔ جزریہ۔ رسائل ارکان۔ وغیرہ کتب فقہ حنفیہ نیز فتویٰ مولنا عبدالحئی صاحب لکھنوی ملاحظہ فرمایئے۔

نتیجہ

ماسبق میں جو تقریر بطرازمقدمات تحریر کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حرف ضاد وظوئے اکثر اوصاف صفات میں متحد ہوئے۔ اور اہل عرب کے کلام سے ضاد کو ظوئے پڑے۔ اور علماء تجوید کے کلام اور فقہائے عظام کے فتاوے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ضآد کو مشتبہ الصوت بالظوئے پڑھ سکتے ہیں۔ اور ضاد وظوئے کے درمیان تفریق کرنے کے ہم مکلف نہیں۔ (کما قال الرازی) اس لئے الضالین کو الظالین پڑھنا جائز ہے 2۔ چونکہ حرف ضاد اور دال میں من حیث الصفات اور بااعتبار مخرج تضاد اور تبائن ہے۔ اس لئے ضاد کو مشتبہ الصوت بالدال نہیں پرھ سکتے۔ اور اگر کسی نے والضالین کو دالین پڑھا۔ تو خود فقہائے حنفیہ کے اقوال کی رو سے اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ نیز اہل عرب کے کلام سے بھی ضاد کو دال سے بدلنے کا ثبوت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص99

محدث فتویٰ